© rasailojaraid.com

2018ء اور شعورِ ختم نبوّت

عبداللطیف خالد چیمہ

انتخابی اصلاحات 2017ء میں عقیدۂ ختم نبوت کے حلف نامے کو حذف کرنے سے ایک ہنگامی صورتحال پیدا ہوئی۔ اُس کے ردِعمل میں قوم نے من حیث المجموع مثالی بیداری کا اظہار کیا۔ فیض آباد، لاہور دھرنے اور پیران عظام کے عوامی اجتماعات نے عقیدۂ ختم نبوت کی جدوجہد کو نمایاں کیا۔ اصولی طور پر تو قانونی جدوجہد نے اپنا ہدف پورا کر لیا تھا، لیکن حکومت کی طرف سے خواہ مخواہ معاملات کو کڈھب طریقے سے حل کرنے کی کوششوں کے تناظر میں دھرنے والوں کے ساتھ ہونے والے معاہدات پر عمل درآمد تادمِ تحریر ہوتا ہوا نظر نہیں آ رہا۔ فیض آباد دھرنے میں شہادتیں اور راجہ ظفر الحق کمیٹی رپورٹ کو شائع کرنے میں حکومتی ٹال مٹول کے پس منظر میں جو سیاسی کھیل کھیلا جا رہا ہے وہ حکومت کو الٹی زقند میں بھی دھکیل سکتا ہے اور رائے عامہ کا رُخ کسی دوسری طرف مڑ گیا تو ریاست کے سب سٹیک ہولڈرز کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ عقیدے کے تحفظ کی اس مقدس تحریک کو اب نہ تو نظر انداز کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی سبوتاژ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اس تناظر میں بدمذہبانِ پاکستان کی بدحواسی کا سیاپا دیدنی ہے۔

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے 1953ء کی تحریک مقدس کے بعد فرمایا تھا کہ ''اگر میرے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی یہ خیال ہو کہ اس تحریک کے ذریعے میں سیاسی اقتدار حاصل کروں گا، تو میرے اور میرے اہل وعیال پر خدا کا غضب نازل ہو''۔ ہم نے تو اپنی سیاست کو بھی عقیدہ ختم نبوت پر قربان کر رکھا ہے اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک جدوجہد کی برکات ہمیں یوم الجزاء میں کامل طور پر عطا فرمائے۔

حلف نامے اور 7b/c کی من وعن بحالی کے نتائج چار سو پھیل گئے۔ 13 ربیع الاول 1439ھ بروز ہفتہ جناح کنونشن سنٹر اسلام آباد میں حکومتی سطح پر ہونے والی سالانہ سیرت کانفرنس میں حضرت مولانا غلام محمد سیالوی نے اپنی تقریر میں تجویز پیش کی کہ: ''2018ء میں ہونے والی آئندہ سیرت کانفرنس کا عنوان ''ختم نبوت'' ہو۔ جس پر مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ ''2018ء پورا سال ختم نبوت کے طور پر منایا جائے''۔ اس پر وفاقی وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف نے اعلان کیا کہ ''2018ء کو ''شعورِ ختم نبوت'' کے سال کے طور پر منایا جائے گا۔ اس اعلان اور فیصلے کا ہم پُر انبساط خیر مقدم کرتے ہوئے اس کی مکمل تائید وحمایت کرتے ہیں۔ مجلس احرار اسلام 2018ء کو شعورِ ختم نبوت کے سال کے طور پر منانا اپنی سعادت سمجھتی ہے۔ ان سطور کے ذریعے ہم وزارت مذہبی امور کے کارپردازان سے درخواست کریں گے کہ وہ اس کا باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کریں تا کہ یہ بابرکت اعلان گھٹیا پاکستانی طرز کے سیاسی مفاداتی کھیل یا روایتی کلرک شاہی سرخ فیتے کی نذر نہ ہو بلکہ اس پر مکمل عمل درآمد کیا جائے، تا کہ موجودہ حکومت کی فردِ عمل میں کوئی اچھا کام بھی مندرج ہو جائے۔

قافلۂ احرار.. رواں دواں!

29 دسمبر 1929ء کو برِّصغیر پاک وہند کی ممتاز حریت پسند جماعت مجلس احرار اسلام وجود میں آئی۔ اس تاسیس کو 88 برس مکمل ہونے پر 29 دسمبر 2017ء کو ملک بھر کے مراکز احرار وختم نبوت میں ''یوم تاسیس احرار'' کی پُر وقار تقریبات منعقد ہوئیں، اور سرخ ہلالی جھنڈے کی اڑانوں کے منظر نے ساتھیوں کی رگوں میں دوڑتے خون کو تجدیدِ عہد کی حدّت بخشی۔ اسی طرح 11_12 ربیع الاول 1439ھ مطابق 30 نومبر، یکم دسمبر 2017ء بروز جمعرات وجمعۃ المبارک چناب نگر کی

© rasailojaraid.com